سوال

(375) ہومیوپیتھک ادویات استعمال کرنا

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

وضاحت فرمائیے کہ ہومیوپیتھی طریقہ علاج اپنانا اس کی پریکٹس کرنا کس حد تک جائز ہے؟ اس میں درج ذیل امور وضاحت طلب ہیں:

(1) کہ ہومیوپیتھی ادویات کی تیاری میں الکوحل ایک بنیادی عنصر ہے۔

(2) باوجودیکہ ہومیوپیتھی ادویہ الکوحل میں تیار کی جاتی ہیں اور اسی میں محفوظ رکھی جاتی ہیں مگر یہ ادویہ قطعاً نشہ آور نہیں ہوتیں۔

(3) جب ادویہ یہ مریض کو دی جاتی ہیں تو اکثر الکوحل کے اڑجانے کے بعد مریض کو دی جاتی ہیں۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

ہومیوپیتھی ادویات کے ذریعہ طریقہ علاج جن مراحل سے گزرتا ہے وہ قابل اطمینان وتسلی نہیں یہ بات یقینی ہے کہ اس میں الکوحل کی آمیزش جزولا ینفک ہے اگرچہ مختلف مراحل میں بعض تبدیلیاں رونما ہوتی ہیں اس کے باوجود اس کے جواز کا قائل ہونا مشکل امر ہے۔

صحیح مسلم میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے شراب سے سرکہ بنانے کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی (صحیح مسلم کتاب الاشربۃ باب تحریم تخلیل الخمر (5140) نیز امام موصوف نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت بھی۔

نقل کی ہے کہ ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسے یتیموں کے متعلق پوچھا جنہیں شراب ورثہ میں ملی تھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: شراب بہا دو!ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: ہم اس سے سرکہ نہ بنالیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں۔ سنن دارمی (2161)

امام زیلعی رحمۃ اللہ علیہ "نصبالرایۃ" میں لکھتے ہیں: شافعیہ نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مذکورہ بالا حدیث سے استدلال کیا ہے کہ شراب سے سرکہ بنانا منع ہے اگر شراب سے سرکہ کی کشید جائز ہوتی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسے بیان فرمادیتے جس طرح کہ مردہ بھیڑ کے چمڑے کی دباغت کے متعلق اجازت مرحمت فرمائی۔ اگرچہ بعض روایات اس کے برعکس بھی ہیں لیکن اہل علم نے ان کی مختلف توجیہات کی ہیں جن کی تفصیلات مطولات میں دیکھی جا سکتی ہیں

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ شرح مسلم میں کہتے ہیں : کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے شراب سے سرکہ کشید کرنے کے بارے میں پوچھا گیا ؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا شوافع اور جمہور نزدیک اسی دلیل کی بناء پر شراب میں پیاز روٹی اور کھیرا وغیرہ ڈال کر سرکہ بنانا جائز نہیں کہ اس سے شراب کی نجاست ختم نہیں ہوتی وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ اس شراب یا اس طرح حاصل کردہ سرکہ میں ڈالی ہوئی چیز دھونے یا کسی اور طرح سے ہر گز پاک نہیں ہوتی۔ ہاں اگر شراب کو دھوپ سے ہٹا کر سایہ سے ہٹا کر دھوپ میں رکھ دیا جائے اور اس سے سرکہ بن جائے تو یہ صحیح قول کے مطابق پاک ہے البتہ اگر اس میں کوئی چیز ڈال دی جائے تو پاک نہیں ہوتی شافعی رحمۃ اللہ علیہ احمد رحمۃ اللہ علیہ جمہور کا یہی مذہب ہے۔ امام اوزاعی لیث اور ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ وہ پاک ہے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے تین روایتیں نقل ہوئی ہیں صحیح روایت یہ ہے کہ اس طرح سرکہ بنانا جائز ہے اس کا مرتکب گنہگار ہوگا البتہ سرکہ پاک ہوگا دوسری روایت یہ ہے۔ کہ اس طرح (یعنی کوئی چیز ڈال کر) سرکہ بنانا ناجائز ہے اور سرکہ بھی پاک نہیں رہتا ایک تیسری روایت یہ ہے۔ کہ سرکہ بنانا بھی جائز ہے اور سرکہ بھی پاک ہے البتہ علماء کا اس پر اتفاق ہے کہ اگر شراب خود سے سرکہ بن جائے تو پاک ہے۔

علامہ عظیم آبادی فرماتے ہیں : مذکورہ بالا تفصیل سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس مسئلے میں صحیح رائے امام شافعی احمد اور جمہور علماء رحمۃ اللہ علیہ کی ہے کہ شراب سے خاص طور پر سرکہ بنانا جائز اور ممنوع ہے اور اس طرح کشید کردہ۔ سرکہ پاک نہیں ہوتا البتہ اگر کسی چیز کی ملاوٹ کے بغیر مشروب خود سے سرکہ میں تبدیل ہو جائے تو پاک اور حلال ہے ظاہر ہے ملاوٹ کے ساتھ سرکہ بنانا ہی ناجائز ہو تو پھر اس کا استعمال کیسے جائز ہو سکتا ہے

"بلاشبہ شراب کا سرکہ بھی سرکہ ہے مگر شارع نے اسے ناجائز قرار دیا ہے اگر جائز ہوتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم یتیموں کا مال ہر گز ضائع کرنے کا حکم نہ دیتے بلکہ یتیموں کو اس مال سے حلال طریقے سے فائدہ پہنچاتے۔" (فتاوی عظیم آبادی ص 332)

اس طرح ہومیو پیتھی ادویات سے مختلف مراحل طے کرنے کے باوجود "الکواحل" کی نجاست زائل نہیں ہوتی اگرچہ ظاہر سکر (نشہ) محو ہو جاتا ہے لیکن تاثیر امکانی حد تک موجود رہتی ہے جس کا کوئی بھی ذی عقل اور صاحب شعور انکار نہیں کر سکتا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب کو جو سرکہ میں حلول کرنے سے منع فرمایا ہے اس کا سبب بھی یہی ہے کہ کسی نہ کسی انداز میں نجاست کا اثر قائم رہتا ہے جو مسلمان کی جسمانی و روحانی طہارت و پاکیزگی کے منافی ہے حدیث میں ہے :

''ما اسکر کثیرہ فقلیلہ حرام''

یعنی "جس شئی کے زیادہ استعمال سے نشہ آئے وہ تھوڑی بھی حرام ہے اس کی وجہ یہی ہے کہ کمتر جز بھی نجاست میں مؤثر ہے اس وجہ سے شرابی کی نماز کے عدم قبولیت میں اس کی بہت بڑی تاثیر ہے جو اثر کئی روز تک زوال پذیر نہیں ہوتا۔

بھلا وہ شئی جس کو قرآن نے رجس اور شیطانی عمل قرار دے کر تہدیدی و وعیدی تاکیدات کے الفاظ کے ساتھ روکا ہو اس میں خیر و برکت توقع کرنا کیسے ممکن ہے ہماری سوچ و فکر کا معیار بھی انتہائی عجیب و غریب ہے کہ "الکوحل "ادویات کو محفوظ کرنے کا بہترین ذریعہ ہے بھلا وہ شئی جو بذاتہ "ام الخبائث "ہو یہ دائمی نفع بخش کیسے ثابت ہو سکتی ہے۔ زمانہ قدیم میں اطباء کی عادت تھی کہ وہ جملہ ادویات کو شہد کے ذریعے محفوظ رکھتے تھے شہد کو کتاب و سنت میں شفاء قرار دیا گیا ہے بے شمار امراض کے لیے مفید ہے جن کا احاطہ اس مختصر مجلس میں ممکن نہیں۔

اطباء نے لکھا ہے کہ اسکی تروات سے تین ماہ تک گوشت کو محفوظ رکھا جا سکتا ہے بالوں کو نرم ملائم خوبصورت بناتا ہے رگوں اور انتڑیوں کو صاف کرتا ہے میت کے جسم کو بوسیدہ ہونے سے محفوظ رکھتا ہے وغیرہ وغیرہ تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو۔ (فتح الباری 10/140)

حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

''ولم یکن یعول قدماء الاطباء فی الادویۃ المرکبۃ الاعلیہ ولا ذکر للسکر فی اکثر کتبھم اصلا''

"قدیم اطباء مرکب ادویات میں صرف شہد پر اعتماد کرتے تھے ان کی اکثر کتابوں میں نشہ کا بالکل ذکر نہیں ملتا۔ پھر قدیم علماء کی عادت بھی یہی تھی کہ وہ طب جسمانی کا بہت زیادہ اہتمام فرماتے بلکہ عالم ساتھ حکیم بھی ہوتا تھا اس کی بہترین مثالیں ماضی قریب میں محدث گوندلوی اور محدث روپڑی تھے (رحمۃ اللہ علیہ) وائے افسوس! آج ہم اس ورثہ سے محروم نظر آرہے ہیں اس کی وجہ محض انگریزی طریقہ علاج پر اعتماد ہے جس میں نقصان کے پہلو غالب ہیں آج ہم اسلامی طریق علاج سے روگردانی کرکے اغیار کی تقلید میں سیدھی راہ سے بھٹک چکے ہیں اللہ تعالیٰ ہماری راہنمائی فرمائے! طب نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کو سمجھنے اور اس پر عمل پیرا ہونے کی توفیق بخشے آمین! مسلمانوں پر فرض عائد ہوتا ہے کہ طب نبوی کی ترویج کے لیے مستقل ادارے قائم کریں تاکہ دنیا اسلامی طریق علاج کے فوائد و ثمرات سے مستفید ہو جس میں دنیا و آخرت کی برکات ہیں اور دیگر علاج کے طریقوں پر اس کے تفوق کا بھی اظہار ہو شاید کہ غیر اقوام کی ہدایت کا ذریعہ بن جائے جیسے مشہور ہے کہ ایک انگریز ڈاکٹر حدیث "الذباب" پڑھ کر مسلمان ہو گیا تھا۔

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

[فتاویٰ ثنائیہ مدنیہ]

ج1ص642

محدث فتویٰ